© rasailojaraid.com

کتاب کی کتابت اور طباعت بہت اچھی ہے اور اس میں نہایت عمدہ قسم کا کاغذ استعمال ہوا ہے۔ اور باوجود اتنی ضخامت کے، اس کی قیمت زیادہ نہیں۔

معارف الحدیث کی اس جلد میں طہارت کے جملہ مسائل اور وضوء تیمم اور ہر قسم کی نمازوں کے سارے احکام آگئے ہیں۔ چوتھی جلد زیر تالیف ہے اس میں روزہ، زکوٰۃ، حج اور افکار و دعوات کے ابواب کی حدیثیں ہوں گی۔

معارف الحدیث کی ترتیب اور اشاعت کا کام اس اہتمام سے کیا جا رہا ہے کہ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

(ا۔ س)

ذکر اشرف

پروفیسر محمد اشرف صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج سکھر نے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم و مغفور کے مختصر ترین حالات، ارشادات اور ملفوظات، پر مشتمل ۲۲ صفحے کا یہ رسالہ اس نیک مقصد کے تحت مرتب کیا ہے، تاکہ ہمارے بھٹکے ہوئے نوجوانوں کو دین سے رغبت پیدا ہو اور ممکن ہے کہ ان کو اصل کتابوں کے لئے پڑھنے کا شوق پیدا ہو جائے، جن سے اقتباسات لئے گئے ہیں۔

اس دور میں حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے روحانی فیوض، آپ کی تصنیفات اور دینی و اخلاقی تربیت و تزکیہ سے اتنی کثیر التعداد مخلوق نے اتنا زیادہ فائدہ اٹھایا ہے کہ آپ کو اس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ حضرت تھانویؒ نے تقریباً ایک ہزار کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جو اس زمانے کے لئے شریعت و طریقت کے علوم کی بہترین شارح ہیں۔ آپ کے مسترشدین کا کوئی حساب نہیں تھا۔ اور اس پر آپ ان میں سے ہر ایک کی طرف ذاتی توجہ فرماتے، اس کے سوالات کا جواب دینے اور خط و کتابت کے ذریعہ اس کے نفسی و ذہنی ترددات کو دور فرماتے اور اس کی مشکلات کو حل کرنے کی سعی کرتے۔ مولانا عبدالماجد دریابادی نے آپ کے بارے میں بالکل صحیح لکھا ہے۔ "حضرت تھانویؒ اپنی تدقیقات باطنی و معالجۂ امراض نفسی سے اپنے وقت کے امام غزالی تھے۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا اشرف علی تھانویؒ حضرت حاجی امداد اللہ تھانوی مہاجر مکی سے بیعت تھے۔ اور یہ وہ بابرکت ذات تھی جس سے مولانا محمد قاسمؒ مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد یعقوب مدرس اوّل دار العلوم دیوبند جیسے بزرگوں نے فیض پایا تھا۔ حضرت تھانوی دوبار مکہ معظمہ گئے وہاں اپنے مرشد کی نگرانی میں سلوک و تصوف کی تربیت حاصل کی اور پھر آپ نے اسی مسندِ امدادی کو زینت بخشی۔

گو تصوف کا ذوق اب ہمارے ہاں کچھ کم ہو رہا ہے، لیکن جس عہد سے ہمارے یہ بزرگ تعلق رکھتے ہیں، اس میں مادی زندگی کے علاوہ انسان کی جو بھی زندگی ہے، تصوف ہی اس کی اساس اور اس کا مقصود سمجھا جاتا تھا۔ اور اسی کے ذریعہ اس غیر مادی زندگی کو سمجھا اور ڈھالا جاتا تھا بدقسمتی یہ ہوئی کہ اکثر دوائر میں یہ تصوف شرعی حدود اور شرعی فکر سے آزاد ہو گیا۔ اور بقول سید سلیمان ندوی مرحوم نتیجہ یہ نکلا۔

> صوفیانہ خانوادوں کی جہالت اور موروثی گدی نشینی کی متواتر رسم نے اللہ تعالیٰ کی بخشش، اجتہاد اور مقبولیت کو بھی ایک صنعت گری کا کارخانہ بنا رکھا تھا۔ خانقاہوں کا کام صرف اعراس و فاتحہ کا اہتمام اور سماع و رقص کا انصرام رہ گیا تھا۔ مقررہ دنوں میں کچھ لوگ جمع ہو کر فاتحہ خوانی کریں۔ مٹھائی کھالیں اور ایک جگہ جمع ہو کر کسی سازندے کے ترانے پر ہو حق کریں ....."

حضرت تھانوی کی پوری زندگی اس مبارک کام کے لئے وقف رہی کہ وہ تصوف کا اثبات کرتے ہوئے اسے قرآن و سنت اور شریعت سے ہم نوا اور تابع کریں۔ اور آپ کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے، جس کے اثرات تادیر رہیں گے۔ اس سلسلہ میں حضرت تھانوی نے شریعت و طریقت کی وہی خدمت سرانجام دی ہے، جو کئی صدیاں پہلے امام غزالی نے دی تھی۔

بے شک حضرت مولاناؒ نے تصوف کو حدودِ شرع کا پابند بنا کر مسلمانوں کی انفرادی

© rasailojaraid.com

۔ آن کو ایک اخلاقی ثبات و استحکام بخشا ہے، لیکن اس اخلاقی ثبات و استحکام کو حرف آخر اور اسلام کا اصل مقصود سمجھ لینا ہمارے نزدیک صحیح نہیں ہوگا۔ آج ہمارے سامنے زندگی کی بالکل نئی راہیں کھل رہی ہیں۔ اور ہم خواہ چاہیں یا نہ چاہیں ان راہوں پر ہمیں چلنا لابد ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم اس اخلاقی ثبات و استحکام کو سب کچھ نہ سمجھ لیں اس سے انسان میں ایک خاص قسم کی تنگی اور کرختگی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے اوپر باہر کی زندگی کے دروازے بند کر لیتا ہے اور یہ سمجھ لیتا ہے کہ اگر نفس کی اصلاح و تزکیہ ہو گئی تو وہ اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ باقی دنیا جانے اور اس کے کام۔ مجھے اس سے کیا واسطہ۔

جس طرح بدنی ریاضت اصل مقصود نہیں بلکہ اس سے جو جسمانی قوت حاصل ہوتی ہے، اسے مفید کاموں میں صرف ہونا چاہیئے، اسی طرح اشغال و اوراد جو دراصل روحانی ریاضت کا نام ہیں اعمال صالحہ کا اپنے وسیع اور انسانی معنوں میں پہلا زینہ ہیں۔ ہمارے بعض صوفیہ نے بدقسمتی سے انہیں اشغال اوراد کو آخری مقصد سمجھ لیا۔

پروفیسر محمد احمد صاحب ایم اے نے ذکر اشرف میں حضرت تھانوی کا بڑا اچھا تعارف کرایا ہے امید ہے اسے پڑھ کر ہمارے نوجوانوں میں حضرت ممدوح کی تعلیمات کا براہ راست مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔

قیمت آٹھ آنے۔ مقام اشاعت اسلامیہ کالج سکھر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com